بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر — یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱ | ۲۰ ماہ وفا ۱۳۲۲ ہش | ۱۷ رجب سنہ ۱۳۶۲ ھ | ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۶۹

ڈلہوزی ۱۹ ماہ وفا ۱۳۲۲ ہش رسیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج صبح ۱۰ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع ملی ہے کہ کل زیادہ سے زیادہ ٹمپریچر ۹۹ درجہ رہا۔ نزلہ پہلے سے کمی ہے۔ رات کو نیند اچھی آگئی تھی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمادیں۔

خانصاحب مولوی ذوالفقار علیخانصاحب ناظم تجارت تحریک جدید بعارضہ درد قولنج و بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔

فلائٹ لفٹننٹ مسٹر الیٹرڈ انڈین ایرفورس کے پراپیگنڈہ کی غرض سے قادیان آئے اور ۱۷ تاریخ کی شام انہوں نے ایرفورس کے ریکروٹوں کی ٹریننگ کے مختلف نظارے بذریعہ سلائڈز دکھلائے ۱۸ جولائی صبح انڈین ایرفورس کے موضوع پر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں آپنے انگریزی میں تقریر کی۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۷ رجب ۱۳۶۲ھ

## ستیارتھ پرکاش میں ترمیم و تنسیخ کا سوال اور معاصر ”پرتاپ“

”ستیارتھ پرکاش“ کے متعلق یہ سوال کہ حکومت اسے ضبط کرلے۔ اس بارہ میں الفضل کی بعض گزشتہ اشاعتوں میں تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی جاچکی ہے۔ اور بتایا جاچکا ہے۔ کہ ہمارے نزدیک مسلمانوں کا یہ مطالبہ درست نہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے بعض حصے یقیناً ایسے ہیں۔ جو مسلمانوں کے لئے سخت دلآزار ہیں۔ اور نہ صرف مسلمانوں کی دلآزاری کا سامان ان میں نظر آتا ہے۔ بلکہ عیسائیوں، بدھوں، جینیوں، ہندوؤں اور سکھوں کی دلآزاری بھی کی گئی ہے۔ اور چونکہ قیام امن کے لئے ضروری ہے۔ کہ اقوام عالم میں منافرت پھیلانے والی تحریروں سے اجتناب کیا جائے اس لئے ہمارے نزدیک خود آریہ سماجیوں کا فرض ہے کہ وہ عملی قدم اٹھائیں اور اس قسم کے دلآزار الفاظ کو کتاب سے خارج کردیں۔

اس بارہ میں معاصر ”پرتاپ“ نے اپنی ۱۸ جولائی کی اشاعت میں ایک سوال اٹھایا ہے جس پر اس وقت ہم کس قدر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔ معاصر موصوف نے لکھا ہے کہ ”ستیارتھ پرکاش تو ایک مذہبی کتاب ہے۔ دوسری کتب کی صورت میں بھی یہ سوال ہوسکتا ہے۔ کہ کیا مصنف کے علاوہ کسی کو اس کی تصنیف کے گھٹانے یا بڑھانے کا اختیار ہے؟......

...... رشی دیانند یہ وصیت نہیں کرگئے کہ ان کے بعد آریہ سماج کو ان کی کتابوں کی اصلاح یا ترمیم کا ادھیکار رہے اور اگر وہ ایسا اختیار دے بھی جاتے تو سوال ہوتا کہ یہ اختیار برتنے کون؟“ معاصر موصوف کی اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ سوامی دیانند صاحب نے ستیارتھ پرکاش کو لکھا تھا۔ اب وہ وفات پاچکے ہیں۔ اور کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ ان کی تصنیف میں ترمیم و تنسیخ کرے۔ جبتک وہ زندہ تھے انہیں حق حاصل تھا۔ کہ وہ اپنی کتاب میں جس رنگ میں چاہتے تبدیلی کرتے مگر اب کسی اور فرد کو یہ حق نہیں۔ جہاں تک اس دلیل کا تعلق ہے۔ ہمارے نزدیک یہ معقول سمجھی جاسکتی تھی۔ بشرطیکہ آریہ سماجیوں کا عمل اس کے مطابق ہوتا۔ اگر انہوں نے سوامی دیانند صاحب کے یوم وفات سے لیکر آج تک ستیارتھ پرکاش میں کوئی ترمیم نہ کی ہوتی۔ تو یقیناً ہم ان کی اس دلیل کی معقولیت کے قائل ہوتے اور سمجھتے۔ کہ انہوں نے اس موقعہ پر جو دلیل پیش کی ہے وہ قابل غور ہے۔ مگر جب ہمیں دکھائی یہ دیتا ہو کہ آریہ سماجی بارہا ستیارتھ پرکاش میں ترمیم و تنسیخ کرچکے ہیں۔ تو اب ان کا یہ دلیل پیش کرنا اور ایسے وقت میں پیش کرنا جبکہ ان مقامات کو بدلنے کا سوال پیدا ہورہا ہے جن سے لاکھوں مسلمانوں اور لاکھوں غیر مذاہب والوں کی دلآزاری ہوتی ہے بتاتا ہے۔ کہ وہ اس دلیل کو پیش کرتے ہوئے دیانتداری سے کام نہیں لے رہے اگر مثالوں کا سوال ہو تو وہ بھی پیش کی جاسکتی ہیں۔ مگر چونکہ الفضل ۱۵ جولائی میں ایسی کئی مثالیں پیش کی جاچکی ہیں۔ اور بتایا جاچکا ہے۔ کہ آریہ سماجی اپنے مہرشی کی اس تصنیف میں کئی تبدیلیاں کرچکے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں سے بچنے کے لئے کئی مقامات میں ردوبدل کے مرتکب ہوچکے ہیں۔ اس لئے ان مثالوں کو دوبارہ نقل نہیں کیا جاسکتا۔ صرف اسی قدر کہا جاسکتا ہے کہ آریہ سماجیوں کو وہ مضمون بغور پڑھنا چاہیئے اور پھر دیکھنا چاہیئے کہ جب وہ اپنی خوشی سے اس قدر ترامیم ستیارتھ پرکاش میں کرچکے ہیں۔ تو ملک کی خوشحالی قیام امن اور مسلمانوں سے خوشگوار تعلقات کے قیام کے لئے کیا وہ ان مقامات میں تبدیلی گوارا نہیں کرسکتے جو ہر انصاف پسند انسان کے نزدیک قابل اصلاح ہیں۔ دیانتداری کا تقاضا یہی ہے کہ جب وہ پہلے بھی تبدیلی کرتے چلے آئے ہیں۔ تو اب بھی تبدیلی کریں۔ اور اس آڑ میں مسلمانوں کے اس مطالبہ سے بچنے کی کوشش نہ کریں۔ کہ سوامی دیانند صاحب کی تصنیف میں تبدیلی کا انہیں کوئی اختیار حاصل نہیں۔ وہ اپنے عمل سے ثابت کرچکے ہیں کہ انہیں تبدیلی کا حق حاصل ہے۔ پس جس حق پر وہ آج سے کئی سال پہلے قبضہ جما چکے ہیں۔ آج اس سے وہ کیوں پہلو تہی کررہے ہیں۔ یہ ایک سوال ہے۔ جس کا آریہ سماجیوں کو جواب دینا چاہیئے۔

ہم اس موقعہ پر آریہ سماج کی ایک افسوسناک ذہنیت کا ذکر بغیر نہیں رہ سکتے۔ اب وہ یہ کہ سندھ کے مسلمانوں میں تو ستیارتھ پرکاش کے دلآزار الفاظ سے ہیجان پیدا ہے۔ اور وہ خواہش رکھتے ہیں کہ کسی طرح یہ الفاظ بدل دئے جائیں۔ مگر آریہ سماج کی حالت یہ ہے۔ کہ وہ اور زیادہ سامان جراحت بہم پہنچانے کے لئے کوشاں ہیں۔ چنانچہ اخبارات میں خبر شائع ہوئی ہے کہ آریہ سماج نے دس ہزار ستیارتھ پرکاش سندھ میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اپنی مذہبی کتب کی اشاعت ہر جماعت کا حق ہے۔ اور اگر بلاوجہ غلط فہمی سے کسی کتاب کو دلآزار سمجھ لیا جائے۔ تو اسکی کثرت اشاعت غلط فہمیوں کو دور کرنے کا سبب ہوسکتی ہے۔ مگر ایسے حالات

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب ڈلہوزی سے ۱۵؍ کے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:-

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ حضور نے کل شام کو بھی سوامیل کی سیر کی۔ شام کے وقت کل بھی ۹۹ درجہ تک حرارت پہنچ گئی۔ کھانسی کو بہت آرام ہے۔ آج شب کو نیند اچھی آگئی۔ آج صبح دس بجے ٹمپریچر ۹۷٫۹ ہے۔ سیدہ ام طاہر احمد کو کل پھر دل کی گھبراہٹ رہی۔ حضور کے دیگر اہل بیت خیریت سے ہیں۔

۱۶؍ جولائی کے خط میں تحریر فرماتے ہیں:-

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل دن میں اچھی رہی۔ اور پرسوں کے مقابلہ پر ٹمپریچر زیادہ وقت کے لئے نارمل کے قریب رہا۔ شام کو حسب معمول سوا میل کی سیر کی۔ چڑھائی کے وقت فرمایا کہ آج سانس زیادہ پھولتا ہے۔ واپسی پر اترائی کے وقت فرمایا کہ آج پاؤں میں زیادہ کوفت محسوس ہوتی ہے۔ سیر سے واپس پہنچ کر ٹمپریچر لیا گیا تو ۹۹٫۴ تھا۔ ایک گھنٹہ بعد ۹۹ ہو گیا۔ رات کو نیند اچھی آگئی۔ کھانسی میں نمایاں کمی ہے۔ آج صبح ۹ بجے ٹمپریچر ۹۷٫۷ ہے۔ طبیعت اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

کل شام کے وقت سیدہ ام وسیم احمد سلمہا اللہ تعالےٰ کو لرزہ کے ساتھ ۱۰۳ درجہ کا بخار ہو گیا۔ اس وقت آرام ہے — حضور کے اہل بیت میں خیریت ہے۔

۱۷؍ جولائی کے خط میں جناب ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:-

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو کل سے نزلہ کی شکایت ہے۔ رات کچھ کھانسی زیادہ رہی کل شام کا ٹمپریچر ۹۸٫۸ تھا۔ آج صبح ۱۰ بجے ۹۸ درجہ ٹمپریچر تھا۔

۱۷؍ جولائی ۱۰ بجے شب کے مکتوب میں لکھتے ہیں:-

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اس وقت خدا کے فضل سے اچھی ہے گو آج دن میں زکام کی شکایت رہی۔ آج شام کے وقت زیادہ سے زیادہ ٹمپریچر ۹۸٫۶ تک تھا۔

سیدہ ام طاہر احمد اور سیدہ ام وسیم احمد کو آج بخار رہا۔ دعائے صحت فرمائی جائے۔

## جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے متعلق درخواست دعا

جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کے متعلق احباب جماعت کو معلوم ہے کہ وہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ جناب شیخ صاحب جماعت کے ایک مخلص فرد اور سلسلہ کی خدمت کرنیوالے وجود ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ کیلئے خاص طور پر دعا فرمائی جائے۔

## تحریک قرضہ پچاس ہزار

تحریک قرضہ پچاس ہزار کے ۱۰٪ کی واپسی کے سلسلہ میں ماہ جولائی ۱۹۴۳ء کا قرعہ ڈالا گیا۔ بابو اعزاف اللہ صاحب سب پوسٹ ماسٹر مستوج کا نام نکلا ہے جو اپنی رسید دفتر بیت المال میں واپس کرکے اپنا روپیہ واپس لے سکتے ہیں۔

ناظر بیت المال

## وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

الفضل کی گزشتہ اشاعتوں سے احباب نے معلوم کر لیا ہو گا۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک فراہمی غلہ برائے غربا پر قریباً دو تہائی حصہ کے وعدے آچکے ہیں اور ایک تہائی باقی ہے۔ اگرچہ پہلے زمیندار جماعتوں کی طرف سے بہت کم وعدے آئے تھے۔ لیکن اب خدا کے فضل سے زمیندار جماعتوں میں بھی بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ ونجواں ضلع گورداسپور کی جماعت احمدیہ نے اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ایک عمدہ نمونہ پیش کیا ہے کہ اس نے ساڑھے سات من غلہ اور بائیس روپے پانچ آنے نقد جمع کئے ہیں۔ اس رقم میں دو چھوٹے چھوٹے بچوں کا چندہ ۲٫۴ ۲ شامل ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس پر خوشنودی کے اظہار کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ زمیندار جماعتوں کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ یہ مفت کی قربانی ہے۔ انہیں اس میں پیچھے رہ کر ثواب سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ جب خدا نے دیا ہے۔ تو انہیں اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ انہیں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔

پرائیویٹ سکرٹری از ڈلہوزی

## چراغ سحری

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

| | |
|---|---|
| وقت سحر ہے یارو آندھی بھی چل رہی ہے | باقی نہیں ہے روغن بتی بھی جل چکی ہے |
| بجھنے کو ہے دیا یہ۔ تیار ہیں فرشتے | جھونکے کی اک کسر ہے پھر ختم روشنی ہے |

## مبلغین کلاس پاس نوجوانوں کی ضرورت

چند ایسے نوجوانوں کی بطور مبلغ ضرورت ہے جو جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس پاس ہوں۔ تبلیغ کے کام میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ مستعد اور تندرست ہوں۔ درخواستیں ۳۱؍ جولائی تک مفصل کوائف کے ساتھ میرے نام آنی چاہئیں۔ جو طلباء ابھی پاس نہیں ہوئے وہ بھی درخواستیں پیش کر سکتے ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

**۲۵؍ جولائی ۱۹۴۳ء بروز اتوار یوم تبلیغ برائے غیر مسلم احباب مقرر ہے۔ دوست اچھی طرح نوٹ کر لیں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)**

حضور کے کندھوں پر چڑھکر یہ پرنالہ یہاں لگا دیا تھا۔ جہاں سے اب امیر المومنین نے اُسے اکھاڑ دیا ہے۔

ابی بن کعب۔ ابو الفضل! کیا آپ اس واقعہ کا کوئی گواہ پیش کر سکتے ہیں؟

حضرت عباس۔ ایک دو نہیں بلکہ متعدد

ابی بن کعب۔ اچھا لائیے اور ابھی تاکہ جھگڑے کا فیصلہ ابھی ہو جائے۔

عباس باہر نکلے اور چند انصاریوں کو تلاش کر کے لائے۔ جنہوں نے شہادت دی۔ کہ ہمارے سامنے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے عباس کو اپنے مونڈھوں پر چڑھا کر پرنالہ نصب کرنے کا حکم دیا تھا۔

گواہی ختم ہوتے ہی دنیا کا سب سے بڑا شہنشاہ جواب تک آنکھیں نیچی کئے سامنے کھڑا تھا۔ آگے بڑھا اور حضرت عباس سے کہنے لگا۔

"اے ابو الفضل! خدا کے لئے میرا قصور معاف کر دیجئے۔ مجھے ہرگز علم نہ تھا۔ کہ آنحضورؐ نے خود یہ پرنالہ یہاں لگوایا تھا ورنہ بھول کر بھی مجھ سے یہ فعل سرزد نہ ہوتا بھلا میری کیا مجال تھی۔ کہ آنحضورؐ کے لگوائے ہوئے پرنالہ کو اکھاڑتا۔ یہ جو کچھ ہوا لاعلمی میں ہوا۔ اور اب اس کی تلافی اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ آپ میرے کندھوں پر کھڑے ہو کر پرنالہ کو بدستور اپنی جگہ پر لگا دیں۔"

ابی بن کعب۔ ہاں امیر المومنین! انصاف یہی چاہتا ہے۔ اور آپ کو ایسا ہی کرنا چاہیے۔

تھوڑی دیر کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ قیصر اور کسریٰ جیسے شہنشاہوں کو شکست دینے والا جرنیل نہایت مسکینی کے ساتھ دیوار کے نیچے کھڑا ہے۔ اور عباس اس کے کندھوں پر چڑھکر پرنالہ کو اس کی اپنی جگہ لگا رہے ہیں۔

جاؤ اور دنیا بھر کی تاریخیں ٹٹول ڈالو۔ اپنے مطاع کی ایسی محبت و اطاعت اور انصاف و عدل کا ایسا محیر العقول کارنامہ تم کہیں لکھا ہوا نہیں پاؤ گے۔

جب پرنالہ نصب ہو چکا۔ تو حضرت عباسؓ فوراً نیچے کود پڑے اور کہنے لگے "امیر المومنین! یہ جو کچھ ہوا۔ اُس حق کے لئے ہوا جو واقعی میرا تھا۔ اب جبکہ آپ کی انصاف پسندی کی بدولت وہ حق مجھے مل چکا ہے۔ تو میں اس بے ادبی کی آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ اور نہایت خوشی کے ساتھ اپنے سارے مکان کو خدا کی راہ میں وقف کرتا ہوں اور آپ کو اختیار دیتا ہوں۔ کہ اسے گرا کر مسجد نبوی میں شامل فرما لیں۔ تاکہ تنگی کی وجہ سے نمازیوں کو جو تکلیف ہوتی ہے۔ وہ ایک حد تک دُور ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ میری اس قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین"

(اس فسانہ کے لکھنے میں میں نے اسد الغابہ سیرۃ العباس۔ سیرۃ الانصار اور سفرنامہ ابن بطوطہ سے امداد لی ہے)

# نظامِ نو کی تعمیر اسلامی نقطۂ نگاہ سے

آج دنیا میں چاروں طرف موتا موتی لگ رہی ہے۔ حکومتیں حکومتوں پر اور قومیں قوموں پر چڑھائی کر رہی ہیں۔ اور ہر حکومت اور ہر قوم کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ دوسری حکومت کو شکست دے۔ اس کے اصول کو کچلے۔ اس کے ملک پر قبضہ کر کے اپنی قوم کو ترقی دے اور دنیا میں ایک نیا نظام قائم کرے۔ دنیا کے سیاستدان آئے دن یہی پکارتے ہیں۔ کہ موجودہ جنگ کے بعد ایک نیا نظام قائم ہوگا۔ بلکہ اتحادیوں نے ایک چارٹ بھی تیار کر لیا ہے جسے اٹلانٹک چارٹر کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اسی طرح ہٹلر نے بھی ایک سکیم بنا رکھی ہے کہ وہ جنگ کے بعد ایک نیا نظام قائم کرے گا۔

جب ہم ان موجودہ افراتفری کی اصل وجہ پر غور کرتے ہیں۔ تو سوائے اس کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ کہ یہ سب کچھ اس وجہ سے ہو رہا ہے۔ کہ دنیا اپنے خالق کو بھول چکی ہے۔ وہ مادی اسباب پر بھروسہ رکھے ہوئے ہے اس نے خدا تعالیٰ کی ہدایت کو چھوڑ دیا۔ اور اس کے بنائے ہوئے تمدنی قوانین پر عمل پیرا نہ ہوئی۔ اگر لوگ خدا تعالےٰ کے فرمان کے مقتدی ہوتے اور اسلامی نظام کے مطیع ہوتے۔ تو آج دنیا میں یہ حالت نہ ہوتی۔ اور امن و سکون سے ہر شخص زندگی بسر کرتا کیونکہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس میں ہر قسم کے احکام موجود ہیں۔ خواہ وہ دین سے تعلق رکھتے ہوں یا دنیا سے۔ حکومت کے فرائض کے متعلق ہوں یا رعایا کے۔ شاہ سے گدا تک کے احکام اس میں موجود ہیں۔

چونکہ اسلام نے ہر امر کے متعلق احکام بیان فرمائے ہیں۔ اور اس کا ہر حکم اپنی ذات میں کامل ہے۔ لہٰذا حکومت اور تمدن کے متعلق بھی جسقدر احکام شریعت اسلامیہ میں بیان ہوئے ہیں۔ وہ ہر قسم کے نقائص سے پاک ہیں۔ اگر کوئی شخص ان میں ذرہ بھر بھی تبدیلی کر کے ان کو قائم کرنا چاہے۔ تو وہ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ وہ قوانین خدا تعالیٰ کے اپنے بنائے ہوئے ہیں۔

پس موجودہ وقت میں اگر کوئی نظام قائم ہو۔ اور اس کی تعمیر اسلامی ہدایات کے مطابق ہو۔ تو دنیا میں امن و امان قائم ہو سکیگا۔ ورنہ نہیں۔

جاننا چاہیئے۔ کہ دنیا میں قیام امن کے لیئے سب سے ضروری اصل یہ ہے۔ کہ حکومت یا بادشاہت جو ورثہ کے طور پر ملتی ہے۔ اسکو منسوخ کیا جائے۔ کیونکہ اس کا بڑا نقصان یہ ہے۔ کہ

اوّل۔ بجائے اس کے کہ تمام قابل اشخاص کی قابلیتیں کام میں آئیں۔ صرف چند ارکان سلطنت کی عقل و تدبیر پر کام چلتا ہے۔

دوم۔ چونکہ بجز چند عہدہ داروں کے اور لوگوں کے انتظامات سے سروکار نہیں ہوتا۔ اس لئے قوم کے [illegible] افراد سے انتظامی قوت اور قابلیت رفتہ رفتہ معدوم ہونے لگتی ہے۔

سوئم۔ مختلف فرقوں اور جماعتوں کے خاص خاص حقوق کی اچھی طرح حفاظت نہیں ہوتی۔ کیونکہ جن لوگوں کو ان حقوق سے غرض ہے۔ ان کو انتظام سلطنت میں دخل نہیں ہوتا اور جن لوگوں کو دخل ہوتا ہے۔ ان کو غیروں کے حقوق سے۔ اس قدر ہمدردی نہیں ہو سکتی جتنی خود ارباب حقوق کو ہو سکتی ہے۔

چہارم۔ چونکہ بجز چند ارکان سلطنت کے کوئی شخص ملکی اور قومی کاموں میں دخل دینے کا مجاز نہیں ہوتا۔ اس لئے قوم میں ذاتی اغراض کے سوا قومی کاموں کا مذاق معدوم ہو جاتا ہے۔

اسلام نے ان نقائص کو دُور کرنے کے لئے حکومت کو ایک امانت کی شکل میں پیش کیا ہے۔ یعنی حکومت وہ اختیار ہے۔ جو لوگوں نے کسی شخص کو دیا ہو۔ نہ وہ جو اس نے خود پیدا کیا ہو۔ یا بطور ورثہ اس کو مل گیا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ الخ (سورہ نساء ع ۸)

یعنی اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے۔ کہ حکومت کی امانتوں کو ان کے حقدار لوگوں کے سپرد کرو۔ اور جب اے حاکمو! تم حاکم ہو جاؤ۔ تو انصاف کے ساتھ حکمرانی کرو۔ گویا پہلے تو عامۃ الناس کو مخاطب کیا۔ کہ حاکم بنانا تمہارے اپنے اختیار میں ہے۔ تمہارے سوا اور کوئی شخص حاکم بنانے کا مجاز نہیں۔ اور نہ ہی ورثہ کے ذریعہ سے حاکم بن سکتا ہے۔ پھر اس آیت کریمہ میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا۔ کہ حکومت ایک ایسی چیز ہے۔ جیسے امانت۔ پس اسکو کسی ایسے شخص کے سپرد نہ کیا جائے جو اسکے

قابل نہ ہو۔ بلکہ ان کے سپرد کرو۔ جو اس کا اہل ہے۔ اور دیانتداری سے اس امانت کو محفوظ رکھے۔

پس نظام نو قائم نہیں ہو سکتا جب تک بادشاہت اور حکومت کے موجودہ طریق کو بدل کر اس کی جگہ اسلامی قانون کے مطابق حکومت کا طریق جاری نہ کیا جائے۔

دوسری بات جس کا خیال رکھنا اسلامی نقطۂ نگاہ سے نئے نظام کی تعمیر کیلئے ضروری ہے وہ معاہدات کے متعلق ہے۔ موجودہ ایام میں حکومتیں ایک دوسری سے معاہدات تو کرتی ہیں مگر جب انکا اپنا مفاد جاتا رہتا ہے۔ تو وہ انکی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان کو نبھاتی نہیں۔ بلکہ ان کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ لیکن اسلام عہدوں کے متعلق یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم انکو پوری کوشش سے نبھاؤ۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ

(سورہ مائدہ ع ۱) اے مومنو! اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ دو قومیں جنہوں نے آپس میں معاہدہ کیا ہوا ہوگا۔ جب اپنے اپنے عہد کو پورا کریں گی تو ملک میں ہمیشہ امن وامان قائم رہیگا۔ کسی قسم کے فتنہ وفساد کے برپا ہونے کا خدشہ نہیں رہیگا۔

تیسری بات جس کی اسلام ہدایات دیتا ہے وہ یہ ہے کہ بین الاقوامی صلح کے لئے ایک لیگ آف نیشنز قائم کی جائے جس کا کام یہ ہو۔ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ

(سورہ حجرات ع ۱) کہ اگر دو قومیں آپس میں لڑیں تو انکی آپس میں صلح کروا دو۔ یعنی دوسری قوموں کو چاہیئے کہ درمیان میں مداخلت کر کے انکو جنگ سے روکیں۔ اور جنگ کی وجوہ کو مٹائیں۔ اور ایکدوسری کو انکا حق دلائیں۔ لیکن باوجود اسکے اگر کوئی قوم ان میں سے باز نہ آئے بلکہ دوسری قوموں پر حملہ کر دے۔ تو باقی قوموں کو چاہیئے کہ جو قوم زیادتی کرتی ہے۔ سب مل کر اس سے لڑائی کریں یہانتک کہ وہ ظلم کا خیال چھوڑ دے۔ ہاں اگر وہ لڑائی سے تنگ آکر صلح کی طرف مائل ہو جائے تو پھر ان دونوں قوموں میں عدل وانصاف سے صلح کراؤ۔ اور بجائے ایک دوسری قوم کی طرف داری کرنے کے ان دونوں قوموں کو آگاہ کریں کہ وہ مشترکہ مجلس کا فیصلہ مانیں اور اپنے جھگڑے کا فیصلہ کریں۔ لیکن اگر انمیں سے ایک گروہ فیصلہ ماننے کو تیار نہ ہو۔ تو تمام قومیں اس سے لڑیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک قوم تمام قوموں کا مقابلہ کرنے سے تنگ آکر صلح پر مجبور ہوگی۔ پھر فرمایا کہ جب وہ صلح پر مجبور ہو جائے۔ تو اس مجلس کو عدل اور انصاف سے صلح کروانی چاہیئے۔ نہ کہ اس وقت اپنے آپ کو فریق مخالف بنا کر خود اس سے معاہدات کرنے بیٹھیں۔

پھر فرمایا۔ فیصلہ انصاف پر مبنی ہو۔ نہ کہ اس بات پر کہ یہ قوم پہلے مخالفت کر چکی ہے۔ اس لئے اس کے خلاف فیصلہ کرو۔ بلکہ باوجود جنگ کے اپنے آپ کو صرف ثالثوں کی حیثیت میں ہی رکھو۔

اگر ایسی لیگ آف نیشنز بنجائے۔ تو پھر کسی قوم کو یہ جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ دوسری قوم پر چڑھائی کرے۔ اور اس طرح امن عالم برباد ہو۔

آج امنِ عالم کی بربادی کی ایک بڑی وجہ قومی برتری کا خیال بھی ہے۔ اسلام اس کے متعلق فرماتا ہے۔ لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ (سورہ حجرات ع ۲) کہ کوئی قوم دوسری قوم کو حقیر نہ سمجھے شاید وہ کل اس سے اچھی ہو جائے۔ اور فرمایا۔ تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ (سورہ آل عمران ع ۱۴) کہ یہ ترقی وتنزل کے دن بدلتے رہتے ہیں۔

ان اسلامی اصول کو اگر مدنظر رکھا جائے۔ تو دنیا میں یقینی طور پر امن قائم ہو سکتا ہے۔

۴۴ در درحقیقت یہی وہ بنیادی اصول ہیں۔ جن پر دنیا کے نئے نظام کی تعمیر ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

خاکسار محمد صدیق دار المجاہدین۔

# مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

صوبہ سندھ سے مولوی غلام احمد صاحب فرخ لکھتے ہیں۔ کہ دو تبلیغی لیکچر محمد آباد واٹر ۱۴۔ کنری۔ ناصر آباد اور نسیم آباد میں دورہ کیا۔ ۴۳ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی۔ نیز درس قرآن کریم جاری رکھا۔ اس عرصہ میں دو اشخاص بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے۔

آنبہ ضلع شیخوپورہ سے قاضی محمد نذیر صاحب جولائی کے پہلے ہفتہ کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ چھور متصل سانگلہ میں ۴-۵ جولائی کو جلسہ کیا جس میں شیخ عبد القادر صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ جلسہ کامیاب رہا۔ علاوہ ازیں کوٹ رحمت خان اور دو بڑھیں دو جلسے کئے۔ چند اصحاب کو انفرادی رنگ میں تبلیغ کی۔

سانڈھن۔ مولوی بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ تین مضافات کا دورہ کیا۔ انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ ایک جگہ کے رؤسا کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ایک شخص سے اختلافی مسائل پر تبادلۂ خیالات کیا گیا۔ دو خطبات جمعہ پڑھے۔ الفضل باقاعدہ پڑھ کر احباب جماعت کو سنایا گیا۔

سری نگر۔ مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ گلمرگ اور تنگ مرگ کا دورہ کیا گیا۔ تین بار قرآن کریم و بخاری کا درس دیا گیا۔ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ آٹھ افراد نیز بعض افسران کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ تین تربیتی درس دیئے گئے۔

# جماعت کی عزت کی حفاظت کے لئے قربانی کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اس وقت جماعت پر اس کے دشمنوں نے ایک سخت حملہ کیا ہے۔ اور حکومت کے کل پرزے بھی اس میں شامل ہوتے ہیں ........ میں زندہ رہوں یا مروں۔ جماعت کی حفاظت کے لئے آپ لوگوں کا ہر قربانی کرنا فرض ہے کیا پچاس سال شکست کھا کر دشمن اب غالب آجائے گا؟ کیا آج احمدیت کا ایمان جماعت کو گذشتہ قربانیوں سے زیادہ قربانیاں پیش کرنے کے لئے آمادہ نہ کرے گا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ میں سے ہر شخص کہے گا۔ کہ

# مسئلہ رجم کے متعلق ــــ بعض شکوک کا ازالہ

دوسرا سوال مسئلہ رجم کے متعلق یہ کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ جو شخص آزاد عورتوں سے نکاح کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ وہ لونڈیوں سے نکاح کرلے۔ تاکہ اس کی عفت پر کوئی حرف نہ آئے۔ اس اجازت کے بعد اللہ تعالےٰ ان لونڈیوں کے متعلق فرماتا ہے فاذا احصن فان اتین بفاحشۃ فعلیھن نصف ما علی المحصنات من العذاب (نساء) یعنی ایسی لونڈیاں اگر شادی کے بعد بھی فاحشہ کی مرتکب ہوں تو ان کی محصنات (غیر شادی شدہ آزاد یا شادی شدہ آزاد) کی سزا کے بالمقابل نصف سزا ملے گی۔ سائل کے نزدیک آیت مذکورہ میں محصنات سے مراد صرف شادی شدہ عورتیں ہیں۔ اور چونکہ شادی شدہ عورت اگر فاحشہ کی مرتکب ہو۔ تو اس کی سزا رجم بتائی جاتی ہے۔ اس لئے آیت مذکورہ کی رو سے لونڈیوں کو رجم کی نصف سزا ملے گی۔ اور رجم کا نصف نہیں ہوسکتا۔ اس لئے آیت مذکورہ کا کیا مفہوم ہوگا۔

اس سوال کا پہلا جواب یہ ہے کہ سائل کے نزدیک جیسا کہ ان کے پہلے سوال سے معلوم ہوتا ہے۔ ایسی شادی شدہ عورتوں کی سزا جو فاحشہ کی مرتکب ہوں حبس فی البیوت بیان کی گئی ہے۔ اور ان کے دوسرے سوال کی رو سے لونڈیوں کو حبس فی البیوت کی نصف سزا ملنی چاہیئے حالانکہ حبس فی البیوت کا نصف نہیں ہوسکتا۔ پس جو رجم کا مسئلہ ماننے سے دقت اشکال پیدا ہوتا ہے۔ وہی اشکال ان کے بیان کردہ خیالات کی بناء پر پیدا ہوتا ہے پس جو جواب حبس فی البیوت کے نصف کا سائل کے نزدیک ہے۔ وہی جواب یہاں بھی ہوسکتا ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ آیت مذکورہ میں میرے نزدیک جو لفظ محصنات کا استعمال ہوا ہے۔ اس کے صرف وہ معنی نہیں ہیں۔ جو سائل نے بیان کئے ہیں۔ بلکہ اس کے دو معنے ہیں۔ (۱) شادی شدہ عورتیں (۲) آزاد غیر شادی شدہ عورتیں جو لونڈیوں کے مقابل کے معنی ہیں پس جب اس لفظ کے دو معنے ہیں۔ تو ایک معنے کو ترجیح بلا مرجح دینے کی کوئی وجہ نہیں۔ ہاں اگر کوئی ایسا قرینہ ہو جو ایک معنے کی تعیین کردے۔ تو پھر ہمیں ان دونوں معنوں میں سے ایک معنی معین کرنے پڑیں گے۔ ورنہ لفظ کے دونوں معنے ہی مراد ہوں گے۔ ہم جب قرائن کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس آیت میں محصنات کے لفظ کے معنے آزاد غیر شادی شدہ عورتوں کے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالےٰ اس آیت سے پہلے بیان فرماتا ہے۔ ومن لم یستطع منکم طولاً ان ینکح المحصنات المومنات فمن ما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المومنات یعنی جو شخص تم میں سے آزاد غیر شادی شدہ سے نکاح نہ کرسکے۔ اور اس کے ساتھ رشتہ کرنے کی طاقت نہ ہو۔ تو پھر وہ مومنہ لونڈیوں کے ساتھ نکاح کرلے۔ آیت ہذا میں مومنات سے مراد آزاد غیر شادی شدہ عورتیں ہیں۔ اس آیت کے بعد وہ آیت مذکور ہے جس میں نصف سزا کا ذکر ہے۔ اور اس آیت میں صرف محصنات کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ المحصنات کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ یعنی محصنات پر الف لام داخل ہے۔ جس کے عربی زبان قواعد کی رو سے یہ معنے ہیں۔ کہ یہاں ان محصنات کا ذکر ہے۔ جن کا اوپر ذکر ہوچکا ہے۔ اور وہاں ان محصنات کا ذکر ہے۔ جو غیر شادی شدہ آزاد ہوں۔ پس اس آیت کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ لونڈیوں کو آزاد غیر شادی شدہ عورتوں کی سزا کا نصف ملے گا۔ یعنی آزاد غیر شادی شدہ کی سزا قرآن مجید میں سو درے بیان کی گئی ہے اور شادی شدہ لونڈی کی سزا پچاس درے ہوگی۔ الغرض آیت ہذا میں المحصنات سے مراد شادی شدہ عورتیں نہیں۔ بلکہ آزاد غیر شادی شدہ عورتیں ہیں۔

تیسرا جواب یہ ہے۔ کہ اسلام میں لونڈیوں اور غلاموں کی سزا رجم ہے ہی نہیں۔ اس لئے ان کے متعلق رجم کے نصف کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ چنانچہ احادیث سے کوئی بھی ایسی مثال نہیں ملتی۔ جس سے یہ معلوم ہو۔ کہ اسلام میں کسی لونڈی یا غلام کو رجم ہوا ہو۔ پس ان کو رجم کرنا اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔

غرض آیت علیھن نصف ما علی المحصنات من العذاب میں المحصنات سے آزاد غیر شادی شدہ عورتیں ہی مراد ہیں۔ اور لونڈیوں کے لئے ان کی سزا کا نصف یعنی پچاس درے سزا اسلام میں رکھی گئی ہے۔ خواہ وہ شادی کے بعد بدکاری کی مرتکب ہوں یا پہلے۔

خاکسار نور الحق مولوی فاضل واقف تحریک جدید

# چندہ نہ دینے والوں کے متعلق

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا فیصلہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور بعض نادہندگان کا معاملہ پیش کئے جانے پر حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ

"ایسے کیسوں میں جماعت ہائے متفرقہ کو ہدایت دی جائے۔ کہ وہ اس قسم کے نادہندگان کے متعلق نظارت امور عامہ میں رپورٹ کریں۔ تا ان کو جماعت سے خارج کیا جائے"

نیز فرمایا کہ "جب تک ایسے لوگوں کو باقاعدہ طور پر نظارت امور عامہ کی معرفت جماعت سے خارج نہ کروا لیا جائے۔ تب تک وہ جماعت کے ممبر سمجھے جائیں گے۔ اور ان سے وصولی چندہ کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے قائم رہے گا۔ اس لئے عہدداران مقامی کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اگر ان کی جماعت میں ایسے دوست ہوں جو باوجود ہر قسم کی کوشش کے چندہ کے تارک ہوں تو ان کا معاملہ جماعت کی رپورٹ کے ہمراہ نظارت امور عامہ میں بھجوائیں۔ تا اخراج کا فیصلہ کیا جائے۔ اور اس وقت تک جب تک ان کے اخراج کا فیصلہ جماعت مقامی نظارت امور عامہ کے توسط سے نہیں کروا لیتی۔ جماعت سے چندہ کا مطالبہ قائم رہے گا۔

ناظر بیت المال

# آنریری انسپکٹر وصایا

میاں علی محمد صاحب سکنہ گکھانوالی کو آنریری انسپکٹر وصایا مقرر کیا گیا ہے ضلع سیالکوٹ میں اور دیگر شہروں میں جہاں یہ کام کریں۔ احباب ان کے ساتھ تعاون فرمائیں۔ مقامی آدمیوں کو چاہیئے۔ کہ ان کے ساتھ ملکر لوگوں کو وصیت کی تحریک فرمائیں۔ ضلع سیالکوٹ سے کچھ وصایا کرا کر لائے ہیں۔ اور بہت سی کرانے کی کوشش میں ہیں۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

# تاریخ اسلام کے سبق آموز فسانے

(از جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی)

جملہ اخلاقی فضائل کے جیسے بہترین اور روشن نمونے اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخ میں نظر آتے ہیں ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ان کی مثل دنیا کی کسی قوم کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ اور یہ دعویٰ بلا دلیل نہیں۔ بلکہ اس کے ثبوت میں ہزاروں مستند واقعات ایسے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جو نہایت حیرت انگیز بھی ہیں اور بے حد سبق آموز بھی۔

ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایداللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ اگر تاریخ اسلام کے اس قسم کے واقعات موزوں عبارت میں وقتاً فوقتاً شائع کئے جائیں۔ تو ان سے نوجوانوں کے اخلاق پر بہت اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔ میں نے طویل عرصہ کی تلاش کے بعد اس قسم کے سینکڑوں واقعات تاریخوں میں سے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر نکالے ہیں۔ اور حضور کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں آج سے یہ سلسلہ شروع کر رہا ہوں۔ اللہ تعالےٰ مجھے توفیق دے۔ کہ میں دل نشین عبارت میں ان تاریخی واقعات کو پیش کر سکوں۔ اور احباب ان سے وہ فوائد حاصل کر سکیں۔ جن کا اشارہ حضرت صاحب نے اپنے خطبہ میں فرمایا تھا۔

یہ واقعات محبت خدا و رسولؐ۔ تعظیم لامر اللہ۔ شفقت الیٰ خلق اللہ۔ شجاعت اور غیرت۔ دیانت اور صداقت۔ ایثار اور خلوص خاکساری اور خودداری۔ حلم اور صبر۔ عفو اور درگذر۔ مہمان نوازی اور خوش اخلاقی۔ پابندیٔ عہد اور عیب پوشی۔ سلوک اور احسان۔ رحم اور انصاف۔ خدمت والدین اور پرورش اولاد مساوات اور رواداری۔ سادگی اور متانت۔ اولوالعزمی اور بے جگری۔ استقامت اور احساس فرض وغیرہ وغیرہ فضائل اخلاق کے متعلق ہیں۔ لیکن واقعات کو بیان کرنے میں نہ میں نے مضامین کی کوئی ترتیب مدنظر رکھی ہے۔ اور نہ زمانی تقدیم و تاخیر کا لحاظ کیا ہے۔ کیونکہ ان سے مقصود نصیحت اور سبق کا پیش کرنا ہے۔ نہ کہ کسی علمی یا تاریخی کتاب کی باقاعدہ تصنیف۔ السعی منی والاتمام من اللہ تعالےٰ۔

## (۱) حضرت عباسؓ کا پرنالہ

حضرت امیرالمومنین عمر فاروق رضؓ کا مبارک زمانہ ہے۔ مدینہ کے اس عظیم الشان خلیفہ کی سطوت اور جبروت سے عرب ہی نہیں۔ تمام دنیا لرزہ براندام ہے۔ شہنشاہ روم کو اس کی تہار فوجیں دیکھ دیکھ کر بخار چڑھ رہا ہے۔ ایران کا شہنشاہ اس کے خوف سے جنگل و بیابان میں مارا مارا پھر رہا ہے اور اسے کہیں چھپنے کو جگہ نہیں ملتی۔ قیصر کا تاج اور کسریٰ کا تخت اس نے ہاتھ بڑھا کر چھین لئے۔ اور ان کو بے پروائی کے ساتھ اپنی جوتیوں کے نیچے مسل کر پھینک دیا۔ غرض اس وقت دنیا کا کوئی ملک اور دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ ایسا نہ تھا۔ جو عمرؓ کی شان و شوکت سے مرعوب اور متحیر نہ ہو۔

آئیے آج آپ کو ایک بڑا ہی عجیب و غریب نظارہ دکھائیں۔ کہ یہ اولوالعزم اور باجبروت انسان جس کی ہیبت سے کفر کی ہر سرحد پر کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ اطاعتِ رسولؐ میں کیسا ڈوبا ہوا تھا؟ اور حق و صداقت کے سامنے آنِ واحد میں کیسا مسکین اور غریب بن جاتا تھا؟

اس وقت مسجد نبوی ہی ایوان حکومت تھا۔ اور اسی کے کچے فرش پر بیٹھ کر ایشیا اور افریقہ کی قسمتوں کے فیصلے ہوا کرتے تھے پانچوں وقت کی نماز بھی خلیفۂ وقت اسی مسجد میں پڑھایا کرتا تھا۔ غرض ہر وقت مسجد آنے جانے والوں سے بھری رہتی تھی۔

حضرت ابوالفضل عباس۔ عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مکان مسجد نبوی سے بالکل متصل واقعہ تھا۔ اور اس کا پرنالہ مسجد میں گرتا تھا۔ بعض اوقات اس میں سے پانی آتا تو نمازیوں کو تکلیف ہوتی۔ (عجائب الاسفار ابن مطبوعہ جلد اول صفحہ ۱۶۴) حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں مسجد کے احترام اور نمازیوں کے آرام کی خاطر پرنالہ کو اکھڑوا دیا۔ حضرت عباس رضؓ مالک مکان اتفاق سے اس وقت موجود نہ تھے۔

جب حضرت عباس باہر سے واپس آئے تو یہ دیکھ کر نہایت برافروختہ ہوئے اور فوراً مفتی شہر کے ہاں خلیفۂ وقت پر دعویٰ دائر کر دیا۔ اس پر حضرت سید الانصار ابوالمنذر اُبی بن کعبؓ نے دنیا کے سب سے بڑے حکمران کے نام فرمان جاری کر دیا۔ کہ آپ کے خلاف عباس بن عبدالمطلب نے مقدمہ دائر کیا ہے۔ اور انصاف چاہا ہے۔ آپ تشریف لا کر مقدمہ کی پیروی کریں۔ کوئی معمولی حاکم یا بادشاہ ہوتا۔ تو اپنی سخت توہین اپنی اس طلبی میں سمجھتا۔ مگر عرب اور عجم کا شہنشاہ نہایت سادگی کے ساتھ تاریخ مقررہ پر حضرت ابی بن کعب کے مکان پر حاضر ہو گیا۔ اندر آنے کی اجازت بہت دیر میں ملی۔ کیونکہ حضرت ابوالمنذر مصروف تھے۔ اتنی دیر حضرت امیرالمومنین باہر کھڑے انتظار کرتے رہے۔

مقدمہ پیش ہوا تو پہلے حضرت خلیفۂ وقت نے کچھ کہنا چاہا۔ مگر فاضل جج نے فوراً روک دیا۔ اور فرمایا "مدعی کا حق ہے کہ پہلے اپنا دعویٰ پیش کرے۔ مہربانی فرما کر آپ خاموش رہیں" بات قاعدہ کی تھی۔ امیرالمومنین چپ ہو گئے۔ اور مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

حضرت عباس نے بیان کیا۔ "جناب! میرے مکان کا پرنالہ شروع سے مسجد نبوی کی طرف تھا۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی یہیں تھا۔ اور حضرت خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں بھی اسی جگہ رہا۔ مگر اب امیرالمومنین عمر نے اسے اکھاڑ کر پھینک دیا جس سے میرا نقصان بھی ہوا۔ اور مجھے تکلیف بھی بے حد پہنچی۔ میری غرض ہے۔ کہ میرا انصاف کیا جائے"

ابی بن کعب۔ بیشک آپ کا انصاف کیا جائیگا فرمایئے امیرالمومنین! آپ صفائی میں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

حضرت عمرؓ۔ پرنالہ بے شک میں نے اکھڑوایا اور میں اس کا ذمہ وار ہوں۔

ابی بن کعب۔ آپ کو دوسرے کے مکان میں اس کی اجازت کے بغیر اس طرح دخل بے جا سے اجتناب کرنا چاہیئے تھا۔ آپ وجہ بتائیں کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟

حضرت عمرؓ۔ اے محترم ابوالطفیل! پرنالہ میں سے بعض اوقات پانی آتا تو چھینٹیں اڑتیں اور نمازیوں کے کپڑوں پر پڑتیں۔ اس لئے لوگوں کی سہولت اور آرام کے لئے میں نے پرنالہ کو اکھڑوا دیا۔ اور اس معاملہ میں جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ میں نے کوئی ناواجب بات نہیں کی۔

ابی بن کعب۔ بولئے ابوالفضل! آپ اس کے جواب میں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

حضرت عباس۔ جناب! واقعہ یہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے خود اپنی چھڑی سے زمین پر نشانات قائم کئے۔ اور میں نے انہیں نشانات پر اپنا مکان بنایا۔ جب مکان بن چکا۔ تو یہ پرنالہ حضورؐ نے اپنے حکم سے اس جگہ رکھوایا۔ حضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے کندھوں پر کھڑے ہو جاؤ۔ اور پرنالہ یہاں لگا دو۔ میں نے ادباً انکار کیا۔ مگر حضورؐ نے بہت اصرار فرمایا۔ چنانچہ حضورؐ نیچے کھڑے ہو گئے۔ اور میں نے حضورؐ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے

ضرور ضرور اور آسمان آپ کی آواز پر تصدیق کرے گا۔ اور احمدیت کے پوشیدہ دشمن ایک دفعہ پھر مونہہ کی کھائیں گے ؛

پانچ ہزاری فوج میں شامل ہونے والو! خدا کے موعود خلیفہ کا ارشاد پڑھ لیا۔ آپ کا ایمان آپ کا اخلاص آپ کو اب پہلے سے بہت زیادہ بڑھ چڑھ کر اسلام کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے مجبور کر رہا ہوگا۔ اور اس کے لئے آپ تیار ہوں گے۔ اللہ تعالے ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالے کے ہر ارشاد پر عملی قدم اٹھانے کی توفیق بخشے آمین

اس جگہ ایک بات آپ کے پیش کر دینا غیر موزوں نہیں۔ وہ یہ کہ آپ نے سال نہم کا جو وعدہ کیا ہوا ہے۔ اسے ۳۱ جولائی سے قبل پورا کر لیں۔ تا یہ ثبوت ہو اس امر کا کہ آپ گزشتہ قربانیوں کے سبب شاگ قدم اٹھا چکے۔ اور آئندہ کے لئے تیار ہیں۔ کیونکہ گزشتہ قربانی آئندہ کا پیش خیمہ ہوا کرتی ہے۔ آپ کوشش کریں کہ ۳۱ جولائی سے قبل آپ کا وعدہ پورا ہو جائے۔ اگرچہ آپ کا وعدہ اگست۔ ستمبر۔ اکتوبر یا آخر سال میں ہی دینے کا کیوں نہ ہو۔

ساتھ ہی ہر وہ شخص جو تحریک جدید میں شامل ہے۔ گہری نظر سے دیکھ لے کہ اس کا کوئی سال خالی تو نہیں۔ یا کسی کا بقایا تو نہیں۔ اگر ہو تو اسے ادا کریں تا آپ کے نو سال پورے ادا ہو جائیں۔

# احباب کی خدمت میں ضروری اطلاع

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ اگست ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی خدمت میں یکم اگست کو وی۔پی ارسال ہونگے۔ چونکہ قلت گنجائش کے باعث اخبار میں اسماء کی فہرست شائع کرنا ممکن نہیں۔ اسلئے احباب کی اطلاع کا یہ طریق اختیار کیا گیا ہے کہ ان کے پتہ کی چٹوں پر سرخ لکیر کا نشان لگا دیا جاتا ہے۔ اس سے احباب کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ ان کا چندہ ختم ہو چکا ہے یا ۲۰ اگست تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ لہذا انہیں یکم اگست تک اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دینا چاہیئے۔ یا وی۔پی وصول کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

جو احباب وی۔پی وصول کرنا نہ چاہیں وہ قبل از وقت اطلاع دے دیں۔ جو دوست نہ قبل از وقت اطلاع دینگے اور نہ رقم ارسال فرمائینگے۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جائیگا کہ وی۔پی وصول کرنیکے لئے تیار ہیں لیکن اگر کوئی دوست اس واضح اعلان کے باوجود وی۔پی واپس کر دینگے۔ ان کے متعلق ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے۔ کہ انہوں نے عمداً الفضل کو نقصان پہنچایا ہے۔ احباب سے گذارش ہے کہ اب چندہ کی ادائیگی میں غفلت سے کام لینے کا وقت نہیں۔ ہماری مالی مشکلات بڑھ چکی ہیں اور روزمرہ کی ضروریات کیلئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ لہذا احباب کو چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمانی چاہیئے۔ نیز کوشش کرنی چاہیئے کہ بجائے اقساط کے سالانہ چندہ یکمشت ادا ہو۔

اور صرف دسواں سال ادا ... بعض دوست ایسے بھی ہیں۔ جو دس چندہ دے چکے۔ اور اب گذشتہ چندہ پر اضافہ کر رہے ہیں۔

بہرحال ۳۱ جولائی تک سال نہم معہ بقایا کے (اگر ہو) ادا کرنے کی پوری جد و جہد فرماویں۔ اللہ تعالے توفیق بخشے۔

(خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

## چندہ جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں چندہ جلسہ سالانہ کو بھی چندہ عام کیطرح لازمی قرار دیدیا تھا۔ اسلئے احباب کیواسطے اب اس چندہ کی پوری شرح کیساتھ ادائیگی اسی طرح فرض ہے جس طرح چندہ عام کی۔ سال رواں کی شرح چندہ جلسہ سالانہ کی اطلاع ایک مطبوعہ چٹھی کے ذریعہ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو بھیجدی گئی ہے۔ اسلئے تمام عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی جماعت کے دوستوں سے ابھی سے وصولی کا انتظام فرماویں۔ اور اقساط کے رنگ میں ماہوار وصول کرتے ہوئے دیگر چندوں کے ہمراہ ماہ بماہ ارسال فرماتے رہیں۔ تا یہ چندہ نومبر

## حکیم یوسف حسن صاحب

ایڈیٹر نیرنگ خیال لاہور و ممبر سٹینڈنگ کمیٹی طبیہ کانفرنس پنجاب طبیہ عجائب گھر کے متعلق اپنے جولائی ۱۹۴۳ء کے شمارہ میں لکھتے ہیں:

"حکیم عبد العزیز صاحب حکیم حاذق مالک طبیہ عجائب گھر قادیان پنجاب پبلک کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بصرف زر کثیر نادر و نایاب دیسی دواؤں کی فراہمی کا نہایت اچھا انتظام کر رکھا ہے۔ دیسی نسخہ جات و مرکبات میں اگر مفرد ادویہ ناقص ڈالدی جائیں تو دوا کا خاک بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ اور آج ہندوستان میں یہ شکایت عام ہے کہ دیسی دوائیں اعتبار اور بھروسہ کی نہیں ملتیں۔ لیکن طبیہ عجائب گھر قادیان (پنجاب) اس کلیہ سے مستثنیٰ سمجھنا چاہیئے۔ یہاں سے آپکو کستوری۔ عنبر۔ جند بیدستر۔ مروارید۔ زعفران۔ جدوار زہر مہرہ خطائی یاقوت۔ لعل۔ مرجان۔ پکھراج۔ نیلم۔ زمرد۔ کہربا۔ بنفشہ۔ گاؤزبان۔ زیرہ اور دیگر تمام قیمتی ادویات مل سکتی ہیں۔ اور ماہرین فن انہیں پرکھ کر دیکھ سکتے ہیں۔ یقیناً وہ انہیں اصلی اور بہترین پائینگے۔ ہندوستان بھر کے حکماء وید اور امراء یا دیگر حاجتمند حضرات نوٹ کرلیں۔ اور اس قسم کی اشیاء کی ضرورت پر وہ فوراً طبیہ عجائب گھر قادیان پنجاب سے خط و کتابت کریں اور ان سے مطلوبہ اشیاء طلب فرمادیں" فہرست ادویہ مفت طلب فرماویں۔ طبیہ عجائب گھر قادیان پنجاب۔

## تریاقِ کبیر

اسم بامسمےٰ تریاق ہے۔ کھانسی نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ۔ بچھو۔ اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲؍ عہ درمیانی شیشی ۸؍ چھوٹی شیشی ۹ ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

## فوری ضرورت ہے

سندھ اسٹیٹس کے لئے چند منیجروں کی۔ جو دفتری اور زمینداره کام سے بخوبی واقف ہوں۔ زراعتی گریجوایٹوں کو ترجیح دی جائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ پراویڈنٹ فنڈ اور جنگ الاؤنس بھی دیا جائے گا۔

درخواستیں امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش سے مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں :-

سپرنٹنڈنٹ ایم۔این۔سنڈیکیٹ قادیان

محلہ دار الرحمت میں ۵۰ اور ۲۰ فٹ کی بڑی سڑکوں کے درمیان آبادی کے اندر دوکانوں اور مکانات کیلئے نہایت باموقع ۴ مرلے زمین ایک فوری ضرورت کی وجہ سے قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں یا قادیان دار الامان محلہ دار الرحمت میں میاں خیر الدین صاحب۔ ماسٹر عبد الکریم صاحب کشمیری سے ملیں۔

غلام محمد احمدی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول شاہدرہ (لاہور)

# مشرق و مغرب کی تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**لنڈن** ۱۸ جولائی۔ سسلی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ہماری فوجوں نے جنوب اور جنوب مشرق میں جس علاقہ پر قبضہ کیا تھا۔ اُسے اب چوڑا کیا جا رہا ہے۔ ریلوے کے ایک بہت بڑے جنکشن پر اتحادی افواج نے قبضہ کر لیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اتحادی اور امریکن فوجیں شمال کی طرف چالیس میل اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ برطانیہ کی آٹھویں فوج کٹانیہ کے علاقہ میں برابر حملے کر رہی ہے۔ کل رات الجیریا ریڈیو نے بیان کیا کہ آٹھویں فوج کٹانیہ سے صرف آٹھ میل دور رہ گئی ہے۔ مورچہ کے پچھلے حصہ میں کینیڈا کی فوجوں نے اپنی پوزیشن کو مضبوط بنا لیا ہے۔ برطانیہ کی چھاتہ فوج نے دشمن کے ایک اور ہوائی میدان پر قبضہ کرنے میں کینیڈا کی فوجوں کی بڑی مدد کی۔ یہ دشمن کا نواں ہوائی میدان ہے جو ہمارے قبضہ میں آیا۔

**لنڈن** ۱۸ جولائی۔ کل ہمارے ہوائی جہازوں نے مڈل ایسٹ کے ہوائی اڈوں سے اڑ کر نیپلز پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ ریلوے یارڈوں پر بہت سے بم گرائے۔ اور اُن کے پھٹنے سے زور کے دھماکے ہوئے۔ دشمن نے ہمارے ہوائی جہازوں کا سخت مقابلہ کیا۔ مگر ان کے تیس فائٹروں کو گرا لیا گیا۔ ہمارا صرف ایک ہوائی جہاز واپس نہیں آیا۔

**ماسکو** ۱۸ جولائی۔ روسی فوجیں اورل پر تین اطراف سے برابر بڑھ رہی ہیں۔ کل گھمسان کی جنگ کے بعد رُوسی فوجیں آٹھ میل اور آگے بڑھ گئیں۔ کوبان کے علاقہ میں رُوسی فوجوں نے ایک اہم ٹیلے پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمنوں نے اس ٹیلے کو واپس لینے کے لئے کئی جوابی حملے کئے۔ مگر اُن سب کا مُنہ توڑ جواب دیا گیا۔

**لنڈن** ۱۸ جولائی۔ کل انگریزی ہوائی جہازوں نے یورپ کے اُن علاقوں پر پھر حملہ کیا۔ جو دشمن کے قبضہ میں ہیں۔ چنانچہ فرانس۔ ہالینڈ۔ اور بلجیم میں دشمن کے ہوائی میدانوں۔ کارخانوں اور ریلوے یارڈوں کی خبر لی گئی۔ دشمن کے کئی جہازوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

**نئی دہلی** ۱۸ جولائی۔ آج تیسرے پہر ہندوستانی کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل ہمارے ہوائی جہازوں نے برما میں دشمن کی کشتیوں پر حملہ کر کے پانچ کشتیوں کو ڈبو دیا۔ ٹونگو میں دشمن کے بہت سے ٹھکانوں پر بھی شدید حملے کئے گئے۔ ایک چھوٹے جہاز اور کئی بلوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ دشمن کی فوجی چوکیوں پر مشین گنوں سے گولیاں برسائی گئیں۔ حملہ کے بعد ہمارے سب ہوائی جہاز سلامتی کے ساتھ واپس آ گئے۔

**نئی دہلی** ۱۸ جولائی۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ۸ جولائی کو برما میں جو حملہ کیا گیا تھا۔ اُس میں دشمن کے ۱۲۰ سپاہی مارے گئے۔

**لنڈن** ۱۸ جولائی۔ کل ہمارے بمباروں نے دشمن کے ایک سمندری قافلہ پر نہایت سخت حملہ کیا۔ اور اس کے سات جنگی جہازوں کو ڈبو دیا۔ دشمن کے سمندری جہازوں کی مدد کیلئے ہوائی جہاز میدان میں نکلے۔ مگر اُن میں سے ۴۹ کو گرا لیا گیا۔ اس لڑائی میں ہمارے دو سو ہوائی جہازوں نے حصہ لیا ہے

**لنڈن** ۱۹ جولائی۔ برطانیہ کی آٹھویں فوج کٹانیہ سے اب صرف سات میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہے۔ ایک اور خبر مظہر ہے۔ کہ ایک برطانی جنگی جہاز نے کٹانیہ کی بندرگاہ کے اہم اڈوں پر ایک گھنٹہ گولہ باری کی۔ ایک نامہ نگار جو اس جہاز میں سوار تھا۔ . . . . . . . اُس نے آنکھوں دیکھا لڑائی کا حال بتایا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ ہفتہ کی صبح کو تاریکی میں ہی یہ جنگی جہاز بحری وزروں کی حفاظت میں کٹانیہ کی کھاڑی میں داخل ہو گیا۔ اور اس نے گولہ باری شروع کر دی۔ پہلے وہ سات میل دور تھا مگر بعد میں دو میل اور آگے بڑھ گیا ہے اور اس نے گولوں کی جھڑی باندھ دی۔ دشمن کی فوجی بارکوں کی قطاروں کی قطاریں گولہ باری سے جل کر راکھ ہو گئیں۔ کٹانیہ کے شہر پر بھی گولے برسائے گئے۔ دشمن کی سمندری توپوں نے جواب دینا چاہا۔ مگر انہیں جلد ہی ٹھنڈا کر دیا گیا۔

**لنڈن** ۱۹ جولائی۔ کٹانیہ کے راستہ پر لڑائی اب بھیانک صورت اختیار کر گئی ہے۔ جرمن اور کمک لے آئے۔ اور بڑے زور کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ کل رات آٹھویں فوج نے کٹانیہ سے سات میل کے فاصلہ پر ایک پل پر قبضہ کر لیا۔ اس سے پہلے کئی بار یہ پل کبھی جرمنوں کے قبضہ میں چلا جاتا تھا اور کبھی ہمارا قبضہ ہو جاتا تھا۔ اس پل پر چونکہ بار بار لڑائی ہوئی۔ اس لئے جرمن اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت بڑی رسد کمک اور سینکڑوں گاڑیاں کٹانیہ کی باہر کی بستیوں میں لے آئے ہیں۔

**لنڈن** ۱۹ جولائی۔ ہمارے ہوائی جہاز دشمن کے ٹھکانوں پر برابر زور سے حملہ کر رہے ہیں۔ کل پھر نیپلز کی بندرگاہ پر زور کے حملے کئے گئے۔ حملے کے بارہ گھنٹہ بعد بھی دھوئیں کے بادل اٹھتے دیکھے گئے۔

**ماسکو** ۱۹ جولائی۔ جرمنوں کی زبردست چھاؤنی اورل پر حملہ کرتے ہوئے روسی فوجیں تین میل اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ ہفتہ کی رات رُوسیوں نے اورل پر بڑے زور کا حملہ کیا اور ۵۰۰ مربع میل علاقہ میں اپنی پوزیشن کو مضبوط بنا لیا۔ روسی فوجیں جو دراڑیں ڈال چکی ہیں۔ انہیں اب چوڑا کیا جا رہا ہے۔ پچھلے ۲۴ گھنٹوں میں جرمنوں نے سخت مقابلہ شروع کر دیا۔ اور انہیں مزید کمک پہنچ گئی ہے۔

**ماسکو** ۱۹ جولائی۔ کل رات روسی فوجیں بریانسک کو جانے والی اہم لائن سے صرف دس میل کے فاصلہ پر رہ گئیں۔ جنوب کی طرف انہوں نے قریباً تمام علاقہ دشمن سے چھین لیا ہے۔ آٹھ اور گاؤں بھی رُوسی فوجوں کے قبضہ میں آ چکے ہیں۔ دو سو سے زیادہ جرمن ٹینک برباد کر دیئے گئے ہیں۔ کچھ علاقہ میں تو روسی فوجیں اتنی بڑھ گئی ہیں۔ کہ انہیں اورل کے جرمن مورچے صاف نظر آ رہے ہیں۔

**لنڈن** ۱۹ جولائی۔ ۵ جولائی کو انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنوں کے اہم صنعتی شہر گیلسن پر حملہ کیا تھا اس حملہ کی جو تصویریں لی گئی تھیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ حملہ کے ایک ہفتہ بعد بھی شہر میں آگ لگ رہی تھی۔ اس حملہ سے ایک ہزار ایکڑ سے زیادہ صنعتی علاقہ برباد ہو گیا ہے۔

**نئی دہلی** ۱۹ جولائی۔ یو۔ پی کے کانگرسی مسٹر سری پرکاش نے جو سنٹرل اسمبلی کے ممبر بھی ہیں۔ بنارس کے ایک اخبار میں لکھا ہے۔ کہ کانگرسی لیڈروں کو جیل سے فوراً رہا کر دینا چاہیئے۔ تاکہ وہ موجودہ صورت حالات پر غور کر سکیں۔ آپ نے اپنے مضمون میں مسلم لیگ سے مفاہمت کرنے پر بھی زور دیا۔ اور کہا۔ کہ میں مسلم لیگ کو یقین دلاتا ہوں کہ کانگرسی اُسکے راستہ میں ہرگز روڑے نہیں اٹکائیں گے۔

**لنڈن** ۱۹ جولائی۔ سسلی کے فوجی گورنر نے فیسٹ پارٹی کو توڑ دیا ہے۔ خاص طبقہ کے متعلق جو قوانین تھے۔ ان کو بھی منسوخ کر دیا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ جبتک سسلی میں فوجی حکومت رہیگی۔ اٹلی کے بادشاہ کے اختیارات معطل رہینگے۔ خاص طبقہ کے متعلق جو قوانین ہیں وہ بھی منسوخ سمجھے جائینگے۔ البتہ عام لوگوں کی دولت اور جائیدادوں وغیرہ کے متعلق قوانین باقی رہینگے۔ اعلان میں یہ بھی لکھا ہے کہ جنرل الیگزنڈر نے جن افسروں کو برطرف نہیں کیا۔ وہ انکی نگرانی میں

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر